سوال

(49) ایک شخص کبھی نماز پنجگانہ ادا کرتا تھا   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں کہ ایک شخص کبھی نماز پنجگانہ ادا کرتا تھا۔ کبھی نہیں سوایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے یا نہیں دوئم ایک شخص نماز عید کی پڑھتا تھا پنجگانہ نماز ترک کرتا تھا، ، لیکن اقرار کرتا تھا کہ میں نماز پڑھوں گا سو اس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے یا نہیں سوئم ہمارے گاؤں میں ایک امام ہیں وہ اس قسم کے جنازے نہیں پڑھاتے، اور یہ کہتے ہیں کہ اس میت کی ٹانگ میں ایک رسی باندھ کر ستر قدم کھینچو جب نماز پڑھوں گا علمائے دین سے سوال ہے کہ مسائل مرقوم الصدر کے جواب مع عبارت کتب معتبرہ تحریر فرمادیں۔ ینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہوالموفق للصواب.جملہ صور مرقومہ سے اول اوردوم صورت کا یہ جواب ہے کہ حضرت ائمہ اربعہ علیہم الرحمة اور جملہ اہل سنت وجماعت قامع وقالع اہل بدعت کے نزدیک ان دونوں شخصوں کی نماز جنازہ ضرورچاہیے اور ہر گز ایسے شخصوں کی نمازنہ چھوڑنی چاہیے، اوران کو بے نمازنہ دفن کرنا چاہیے یا تمام عمر نہیں پڑھتے مگر فرضیت نماز سے کبھی انکارثابت نہیں ہوا تو یہ لوگ اہل اسلام اورداخل اہل اسلام ہیں اگرچہ فاسق اوراشد گناہ گار نماز نہ پڑھنے پرہیں۔ لیکن کافر و مرتد نہیں ہیں جو ان کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے شرعاً کافر کی نماز جنازہ اوراس کے لیے دعا استغفار کی ممانعت اہل اسلام کو ہے فاسق کے واسطے نماز جنازہ اوردعاء استغفار کی ممانعت وارد نہیں۔ چنانچہ اس پر اجماع صحابہ اورتابعین اورائمہ دین متین کا ہے۔

((قال اللہ تعالیٰ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اِنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَھُمْ فٰسِقُوْنَ وھذہ الاٰیۃ اعنی قولہ تعالیٰ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ صریحۃ فی انہ لَایجوز الصلوۃ علی الکافر وقولہ تعالیٰ وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ عطف علی لَا تُصَلِّ ای لا تقف علی قبرہ للدفن او الزیادۃ وقولہ تعالیٰ اِنَّھُمْ بِاللّٰہِ الخ تعلیل لتابید الموت اولعدم جواز الصلوۃ والقیام علی القبر ومعنی قولہ تعالیٰ وَھُمْ فٰسِقُوْنَ وھم کٰفرون لان الصلوۃ علی الفاسق جائز باجماع الصحابۃ والتابعین ومضی علیہ العلماء الصالحون وھو مذہب اہل السنۃ والجماعۃ وانما اختلف فیہ الروافض خاصۃ فیجب حملہ علی معنی الکفر وھو الفسق المطلق وقد شاع استعمالہ فی القراٰن کما فی قولہ تعالیٰ اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا وغیرہ)) (تفسیرات احمدیہ مختصرًا)

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کوئی ان میں سے مرجائے تو اس پر کبھی نمازنہ پڑھو اورنہ اس کی قبر پر کھڑے ہو آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ کافر کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ اورنہ دفن کے وقت یا زیارت کےلیے اس کی قبر پر جانا چاہیے اورفاسق کا معنی اس آیت میں کافر ہے کیونکہ فاسق کا جنازہ پڑھنا باجماع صحابہ وتابعین جائز ہے سلف صالحین اوراہل سنت کا یہی مذہب ہے ہاں شیعہ اس کے خلاف ہیں تو ضروری ہے کہ یہاں فاسق کے معنی کافر کےکیے جائیں اورفاسق کے الفاظ کافر کی جگہ قرآن مجید میں کئی جگہ آئے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا مومن فاسق کی طرح ہوسکتے ہیں۔''

شرطها اسلام المیت وطھارتہ (تنویر الابصار)

''جنازہ کے لیے میت کا مسلمان اور پاک ہونا شرط ہے۔''

جواب سوال سوم کا یہ ہے کہ گاؤں کے امام صاحب جو فرماتے ہیں کہ اس میت کی ٹانگ میں ایک رسی باندھ کر ستر قدم کھینچو جب نماز پڑھوں گا، سو یہ ان کا فرمانا غلط ہے ہر گز قابل اعتبار نہیں، کیونکہ اس میں توہین میت ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو شرافت و عظمت حیاً و میتاً بخشی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ

''ہم نے بنی آدم کو بزرگی عطا فرمائی۔''

دوم اس میں اذیت و تکلیف میت پہنچے گی، اور میت مسلم کو اذیت و تکلیف دینی حرام اور ممنوع و موجب اثم ہے۔

((قال رسول اللہ ﷺ کسر عظم المیت ککرہٖ حیا رواہ الامام مالک و ابوداؤد و ابن ماجۃ)) (مشکوٰۃ شریف) ((قال القاری فی قولہ علیہ السلام ککسرہ حیا یعنی فی الاثم کما فی روایۃ قال الطیبی اشارۃ الی انہ لا یہان المیت کما لا یہان الحی وقال ابن الملک والی ان المیت یتألم قال ابن حجر و من لازمہ ان یستلذ کما یستلذ بہ الحی انتہی۔ وقد اخرج ابن ابی شیبۃ عن ابن مسعود اذی المؤمن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ ذکرہ فی المرقاۃ))

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا۔'' یعنی ان دونوں کا گناہ برابر ہے طیبی نے کہا میت کی توہین کرنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی توہین کرنا ابن مالک نے کہا میت بھی اسی طرح دکھ محسوس کرتی ہے جیسے زندہ عبداللہ بن مسعود نے کہا میت بھی تکلیف محسوس کرتی ہے، اور جیسے زندہ آدمی لذت محسوس کرتا ہے میت بھی کرتی ہے۔''

اور حضرات فقہاء ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو ایسے نیم گرم پانی سے غسل دینا چاہیے کہ جس سے میت کو اذیت و تکلیف نہ پہنچے حیف ہے جناب امام صاحب مذکور فی السوال کو کہ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کی ٹانگ میں ایک رسی باندھ کر ستر قدم کھینچو جب نماز پڑھوں گا خدا جانے کس شریعت پر عمل کرتے ہیں جو توہین اور اذیت میت مسلم پر آمادہ و مستعد ہوتے ہیں توبہ و استغفار کرنی چاہیے کہ ایسی گھڑت کی باتوں سے رخنہ دین اور فتنہ شرع متین میں پڑتا ہے۔

((قال الشامی قولہ (والاعلاء خالص مغلی) ای اغلاء وسطا لان المیت یتاذی مما یتاذی بہ الحی)) (رد المختار حاشیہ در المختار)

واللہ اعلم اجابہ وکتبہ الفقیر محمد یعقوب عفاء اللہ عنہ الذنوب، تارک الصلوۃ فاسق ویجوز صلوٰۃ الجنازہ علیہ۔ (فتح محمد)

''شامی نے کہا میت کو خالص گرم پانی سے غسل دینا چاہیے اور پانی درمیانہ گرم ہو کیونکہ جن چیزوں سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے مردے کو بھی ہوتی ہے۔''

الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق مدرس اینیہ۔ الجواب صحیح بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ اینیہ، الجواب صحیح محمد عبدالغفور مدرس اینیہ

(سید محمد نذیر حسین) (فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۶۰۵۰)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

محدث فتویٰ